۳۴۳واں اجلاس

خفیہ
ایوان میں پیش کئے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

منگل 24 جنوری 2012

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ صحت

کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج یونیورسٹی لاہور میں بھرتی کی تفصیلات

2554: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) یکم جنوری 2007 سے آج تک کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج یونیورسٹی لاہور میں پروفیسر، ایسوسی ایٹ پروفیسر، اسسٹنٹ پروفیسر اور سینئر رجسٹرار کی کتنی پوسٹوں پر بھرتی کی گئی؟

(ب) بھرتی ہونے والے افراد کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت، ڈومی سائل، پتہ جات اور تجربہ کی تفصیل بیان کریں؟

(ج) ان اسامیوں پر بھرتی کے لئے کتنے افراد نے درخواستیں دیں، ان کے نام، ولدیت، تعلیمی قابلیت اور تجربہ بیان کریں؟

(د) اگر بھرتی میرٹ پر ہوئی تو میرٹ لسٹ نیز میرٹ بنانے والے ملازمین کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ہ) کیا حکومت کے علم میں ہے کہ جن افراد کو ان پوسٹوں پر بھرتی کیا گیا ہے، ان سے اعلیٰ تعلیم یافتہ اور تجربہ کار افراد کو نظر انداز کر کے ان کو بھرتی کیا گیا ہے؟

(و) کیا حکومت غیر قانونی بھرتی کی تحقیقات کروانے اور حق دار افراد کو بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 5 جنوری 2009 تاریخ ترسیل 23 فروری 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) یکم جنوری 2007ء سے لے کر آج تک کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی لاہور میں مندرجہ ذیل افراد کو بھرتی کیا گیا ہے:۔

نمبر شمار	نام عہدہ	تفصیل بھرتی
1	پروفیسر	02

2	ایسوسی ایٹ پروفیسر	14
3	اسسٹنٹ پروفیسر	55

کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی میں کوئی بھی سینئر رجسٹرار بھرتی نہیں کیا گیا تاہم سینئر رجسٹرار کی بھرتی محکمہ صحت نے کی ہے۔

(ب) یکم جنوری 2007 سے آج تک کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی لاہور میں کل 71 پروفیسرز،ایسوسی ایٹ پروفیسرز اور اسسٹنٹ پروفیسرز کو بھرتی کیا گیا۔ جن کے نام ،عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت،ڈومیسائل،پتہ جات اور تجربہ کی تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان اسامیوں پر 3 پروفیسرز،45 ایسوسی ایٹ اور 302 اسسٹنٹ پروفیسرز نے بھرتی کیلئے درخواستیں دیں جن کے نام،عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت،ڈومیسائل،پتہ جات اور تجربہ کی تفصیل "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی میں ہیومین ریسورس سیل قائم ہے جو کہ رجسٹرار کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی کے زیر نگرانی میں اپنی ڈیوٹی سرانجام دیتا ہے۔ میرٹ لسٹ بنانے کا کام بمطابق پنجاب گورنمنٹ، پنجاب پبلک سروس کمیشن اور پاکستان میڈیکل ڈینٹل کونسل کیا جاتا ہے۔اس کمیٹی میں رجسٹرار کے علاوہ سینئر لاء آفیسر اور ڈائریکٹر ہیومین ریسورس بھی شامل ہیں۔

(ہ) یہ قطعاً غلط ہے۔

کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی میں تمام افراد کی سلیکشن میرٹ پر ہوئی جس کو اعلیٰ سطحی بورڈ کرتا ہے۔ جس کے سربراہ کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی کے وائس چانسلر ہیں اس کے علاوہ بورڈ میں دوسرے نمائندگان مندرجہ ذیل ہیں:۔

(i) سیکرٹری ہیلتھ یا اس کا نمائندہ (ii) چیئرمین، پنجاب پبلک سروس کمیشن یا اس کا نمائندہ (iii) چیئرمین بورڈ آف سٹڈیز (iv) متعلقہ شعبے کا ڈین (v) گورنر / چانسلر کا منتخب کردہ

نمائندہ(vi) چانسلر کی طرف سے نامزد کردہ دو متعلقہ شعبہ جات کے اعلیٰ ڈاکٹرز / سائنس دان(vii) چیف جسٹس، لاہور ہائی کورٹ لاہور یا اس کا نمائندہ۔

(و) کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی کی سلیکشن کے متعلق ایسی کوئی شکایت وصول نہیں ہوئی جو ثابت کر سکے کہ کسی بھی جگہ سلیکشن میں بے ضابطگی ہوئی ہو اور نہ ہی کسی امیدوار نے ایسی کوئی شکایت کی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 21 جنوری 2012)

سروسز انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز لاہور میں بھرتی کی تفصیلات

2555: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم جنوری 2007 سے آج تک سروسز انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز، لاہور میں پروفیسر، ایسوی ایٹ پروفیسر، اسسٹنٹ پروفیسر اور سینئر رجسٹرار کی کتنی پوسٹوں پر بھرتی کی گئی؟

(ب) بھرتی ہونے والے افراد کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت، ڈومی سائل، پتہ جات اور تجربہ کی تفصیل بیان کریں؟

(ج) ان اسامیوں پر بھرتی کے لئے کتنے افراد نے درخواستیں دیں، ان کے نام، ولدیت، تعلیمی قابلیت اور تجربہ بیان کریں؟

(د) اگر بھرتی میرٹ پر ہوئی تو میرٹ لسٹ نیز میرٹ بنانے والے ملازمین کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ہ) کیا حکومت کے علم میں ہے کہ جن افراد کو ان پوسٹوں پر بھرتی کیا گیا ہے، ان سے اعلیٰ تعلیم یافتہ اور تجربہ کار افراد کو نظر انداز کر کے ان کو بھرتی کیا گیا ہے؟

(و) کیا حکومت غیر قانونی بھرتی کی تحقیقات کروانے اور حق دار افراد کو بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 5 جنوری 2009 تاریخ ترسیل 23 فروری 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) یکم جنوری 2007 سے آج تک سروسز انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز لاہور میں بھرتی ہونے والے سٹاف کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام عہدہ	تفصیل بھرتی
1	پروفیسر	01
2	ایسوسی ایٹ پروفیسر	--
3	اسسٹنٹ پروفیسر	18
4	سینئر رجسٹرار	65

(ب) بھرتی ہونے والے افراد کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت، ڈومیسائل، پتہ جات اور تجربہ کی تفصیل تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان اسامیوں پر بھرتی کے لئے کل 210 امیدواروں نے درخواستیں دیں جن کے نام ،عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت، ڈومیسائل، پتہ جات اور تجربہ کی تفصیل تتمہ "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) بھرتی حکومت پنجاب کی پالیسی کے مطابق سپیشل سلیکشن بورڈ نے کی جس کے ممبران حکومت کے احکامات کے مطابق درج ذیل ہیں۔

نمبر شمار	ممبران
1	پرنسپل، چیرمین
2	ممبر پبلک سروس کمیشن / نمائندہ سیکرٹری S&GAD
3	نمائندہ سیکرٹری ہیلتھ
4	میڈیکل سپرنٹنڈنٹ
5	متعلقہ شعبہ کا پروفیسر

تاہم درخواستیں (AMS) کی زیر نگرانی مندرجہ ذیل سٹاف کی مدد سے شارٹ لسٹ کی جاتی ہیں۔

(i) عمران اشرف، آفس سپرنٹنڈنٹ (ii) نعمان احمد، سٹینوگرافر (iii) محمد اسلم، سٹینوگرافر

(iv) محمد طاہر، سٹینوگرافر

ان کو سپیشل سلیکشن بورڈ انٹرویو کے بعد فائنل کر کے حکومت پنجاب کو بھیجا جاتا ہے جو کہ سپیشل سلیکشن بورڈ کے Recommend کردہ افراد کو جانچ پڑتال کے بعد تعینات کرتی ہے۔

(ہ) یہ درست نہ ہے۔ بلکہ بھرتی کردہ افراد کو PMDC کے قوانین کے مطابق تجربہ، تعلیمی قابلیت اور اپنے شعبہ پر عبور کے مطابق سپیشل سلیکشن بورڈ نے میرٹ پر Recommend کیا اور حکومت نے جانچ پڑتال کے بعد تعینات کیا اور اس عمل میں کسی اہل امیدوار کو نظر انداز نہیں کیا گیا۔

(و) ادارہ ہذا میں ہر دفعہ بھرتی میرٹ پر کی گئی، بغیر میرٹ اور قواعد وضوابط کے برعکس کوئی بھرتی نہ کی گئی۔

(تاریخ وصولی جواب 29 مارچ 2010)

پی پی 147 اور 148 میں بنیادی مراکز صحت کی تعداد و دیگر تفصیلات

3039: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی 147 اور پی پی 148 لاہور میں بنیادی مرکز صحت کتنے ہیں نیز یہ مراکز کہاں کہاں پر واقع ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ متذکرہ حلقوں میں متعدد مراکز چاردیواری نہ ہونے کی وجہ سے ختم ہو چکے ہیں اور ضروری سامان دروازے، کھڑکیاں چوری ہو چکا ہے؟

(ج) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ حلقوں میں مندرجہ بالا مسائل کو حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اور اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان کریں؟

(تاریخ وصولی 12 مارچ 2009 تاریخ ترسیل 15 مئی 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) حلقہ پی پی 147 اور حلقہ پی پی 148 میں کوئی بنیادی مرکز صحت نہ ہے اور پی پی 148 میں گورنمنٹ ڈسپنسری چوبرجی گارڈن اسٹیٹ لاہور گورنمنٹ کے زیر کنٹرول کام کر رہی ہے۔

(ب) گورنمنٹ ڈسپنسری چوبرجی گارڈن اسٹیٹ لاہور کی چاردیواری اور دروازے سلامت ہیں اور وہاں احسن طریقے سے کام ہو رہا ہے۔

(ج) حلقہ پی پی 147 اور پی پی 148 اربن ایریا میں ہیں اس لئے ان میں بنیادی مراکز صحت نہ بنائے جاتے ہیں۔ تاہم ان دونوں حلقوں میں درج ذیل ہیلتھ سنٹرز گورنمنٹ کے زیر کنٹرول کام کر رہے ہیں۔

<u>حلقہ پی پی 147</u>

نمبر شمار	نام سنٹر
1	گورنمنٹ ڈسپنسری باجا لائن، لاہور
2	MCH سنٹر درس بڑے میاں، لاہور
3	EPI سنٹر کراؤن پارک
4	EPI سنٹر میاں میر
5	EPI سنٹر محمد نگر
6	MCH سنٹر محمد نگر

7	گورنمنٹ ہومیوڈسپنسری عثمانیہ کالونی
8	گورنمنٹ ڈسپنسریGOR-I
9	EPIسنٹرزمان پارک

حلقہ پی پی148

نمبر شمار	نام سنٹر
1	گورنمنٹ ڈسپنسریGOR-IIلاہور
2	گورنمنٹ ڈسپنسریGOR-IIIلاہور
3	گورنمنٹ ڈسپنسریEPIسنٹر رسول نگر
4	گورنمنٹ ڈسپنسری اچھرہ
5	MCHسنٹر اچھرہ
6	ایم سی ایچ سنٹر فاضلیہ کالونی
7	گورنمنٹ ہومیوڈسپنسری نواب روڈلاہور
8	گورنمنٹ ڈسپنسری سمن آباد
9	MCHسنٹر/EPIسنٹر شاہ کمال
10	MCHسنٹر/EPIسنٹر پکی ٹھٹھی
11	MCHسنٹر نواں کوٹ
12	MCHسنٹر بوڑھ والا
13	MCHسنٹرانزد ٹینکی
14	MCHسنٹر بسطامی روڈلاہور
15	گورنمنٹ ڈسپنسری رحمان پورہ
16	MCHسنٹر رحمان پورہ

17	EYEہسپتال رحمان پورہ

(تاریخ وصولی جواب18اکتوبر2011)

لاہور میں میڈیکل کالجز کی تفصیلات

3049: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں میڈیکل کالجوں میں اوپن میرٹ کے نظام کے نفاذ سے پہلے لڑکیوں کی کیاتعداد ہوتی تھی؟

(ب) لاہور میں میڈیکل کالجوں میں اوپن میرٹ کے بعد لڑکیوں کی کیاتعداد ہے؟

(ج) محکمہ نے لاہور میں میڈیکل کالجوں میں طالبات کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر اور طالبات کی مخصوص نشستوں کے لئے کیااقدامات اٹھائے ہیں،ان کی تفصیلات ایوان کی میز پر رکھی جائیں؟

(تاریخ وصولی12مارچ2009تاریخ ترسیل12 مئی2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) اوپن میرٹ کانفاذ پنجاب کے میڈیکل کالجز میں سپریم کورٹ آف پاکستان کے حکم کے مطابق سال91۔1990میں شروع ہوااس سے پہلے سال90۔1989میں لڑکوں کی سیٹیں510 اورلڑکیوں کی سیٹیں بھی510 تھیں۔لاہور کے میڈیکل کالجوں میں لڑکیوں کی تعداد سال90۔1989میں درج ذیل تھی:۔

i	کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج،لاہور	71 سیٹیں
ii	علامہ اقبال میڈیکل کالج،لاہور	71 سیٹیں
iii	فاطمہ جناح میڈیکل کالج،لاہور	133 سیٹیں

(ب) کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی لاہور(سابقہ چیئرمین ایڈمیشن بورڈ)نے پنجاب کے میڈیکل کالجز میں آخری داخلہ سال08۔2007میں کیااوراس کے بعد گورنمنٹ آف

پنجاب نے تمام ایڈمیشن کے معاملات یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز، لاہور کے سپرد کر دیئے ۔سال 08۔2007 کے مطابق پنجاب کے میڈیکل کالجز میں اوپن میرٹ کی بنیاد پر 1482 سیٹیں تھیں ان میں سے 941 لڑکیاں پنجاب کے میڈیکل کالجز میں داخل ہوئیں۔لاہور کے میڈیکل کالجز میں داخل ہونے والی لڑکیوں کی تعداد درج ذیل تھی:۔

نام میڈیکل کالج	اوپن میرٹ	لڑکیاں داخل ہوئیں۔
کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی، لاہور	237	140
علامہ اقبال میڈیکل کالج، لاہور	220	115
فاطمہ جناح میڈیکل کالج، لاہور	140	140

(ج) سپریم کورٹ آف پاکستان کے فیصلہ کے مطابق اور آئین کی تصریحات کی روشنی میں خواتین کی مخصوص نشستیں محدود نہیں کی جاسکتیں بلکہ ان کو اوپن میرٹ کی بنیاد پر مردوں کے مقابلہ میں صرف اوپن میرٹ کی بنیاد پر داخلہ دیا جاتا ہے اور نشستوں کی تخصیص نہ کی جاتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 21 جنوری 2012)

حافظ آباد-ڈسٹرکٹ ہسپتال میں سی ٹی سکین مشین نصب کرنے کا مسئلہ

3723: چودھری محمد اسداللہ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ ہسپتال حافظ آباد میں سی ٹی سکین مشین نہ ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ ہسپتال میں سی ٹی سکین مشین نصب کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 15 جون 2009 تاریخ ترسیل 4 جولائی 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) حکومت پنجاب محکمہ صحت کی موجودہ پالیسی کے مطابق ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتالوں میں سی ٹی سکین مشین ابھی مہیا نہ کی جارہی ہیں تاہم یہ سہولت ابھی صرف تدریسی ہسپتالوں میں مہیا کی جارہی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 18اکتوبر 2011)

فیصل آباد میں ہسپتالوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

3842: خواجہ محمد اسلام: کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد شہر میں کتنے ہسپتال ہیں اور ہر ہسپتال کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ب) ان ہسپتالوں میں کس کس مرض کے وارڈز ہیں؟

(ج) ان میں ڈاکٹرز اور پیرامیڈیکل سٹاف کی کتنی اسامیاں منظور شدہ ہیں؟

(د) کتنی اسامیاں کب سے خالی ہیں اور کیوں خالی ہیں، ان پر کب تک تعیناتی کردی جائے گی؟

(تاریخ وصولی 8جون 2009 تاریخ ترسیل 5جولائی 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) فیصل آباد شہر میں مندرجہ ذیل چار ہسپتال ہیں۔ جن کے نام بمعہ بیڈز کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام ہسپتال	تعداد بیڈز
1	الائیڈ ہسپتال فیصل آباد	1278
2	ڈی ایچ کیو ہسپتال فیصل آباد	704
3	FIC فیصل آباد	202
4	غلام محمد آباد ہسپتال فیصل آباد	50

(ب) ان ہسپتالوں میں مندرجہ ذیل امراض کے وارڈز ہیں۔

1۔الائیڈ ہسپتال فیصل آباد

(i) میڈیسن (ii) یورالوجی (iii) انکالوجی (iv) سرجیکل (v) نیوروسرجری

(vi) پرائیویٹ (vii) کارڈیالوجی (viii) آئی (ix) ICU (x) بچہ میڈیسن

(xi) برن یونٹ (xii) ڈائیلاسز (xiii) بچہ سرجری (xiv)

(xv) ENT ایمرجنسی (xvi) آرتھوپیڈک سرجری (xvii) گائنی

2۔ڈی ایچ کیو ہسپتال فیصل آباد

(i) میڈیسن (ii) سرجیکل (iii) سکائٹری (iv) گائنی (v) جلد (vi) ناک کان گلہ

(vii) آئی (viii) چلڈرن (ix) ٹی بی چیسٹ (x) کارڈیالوجی (xi) ہیپاٹالوجی (xii) قیدی

(xiii) ڈینٹل سرجیکل

3۔غلام محمد آباد ہسپتال فیصل آباد

(i) سرجیکل (ii) گائناکالوجی (iii) ای،این ٹی (iv) آئی (v) چلڈرن

4۔فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی، فیصل آباد ایک سپیشل انسٹیٹیوٹ ہے جس میں صرف امراض قلب کا علاج ہوتا ہے اور امراض قلب کے مریضوں کے ہی وارڈز ہیں۔

(ج) ان ہسپتالوں میں ڈاکٹرز اور پیرامیڈیکل سٹاف کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد درج ذیل ہے۔

(i) الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں ڈاکٹرز اور پیرامیڈیکل سٹاف کی کل منظور شدہ اسامیاں 1835 ہیں۔

(ii) ڈی ایچ کیو ہسپتال فیصل آباد میں ڈاکٹرز اور پیرامیڈیکل سٹاف کی کل منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 436 ہے۔

(iii) گورنمنٹ جنرل ہسپتال غلام محمد آباد میں ڈاکٹرز اور پیرامیڈیکل سٹاف کی کل منظور شدہ اسامیاں 157 ہیں۔

(iv) FIC فیصل آباد میں ڈاکٹرز کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 159 ہے جبکہ دیگر پیرامیڈیکل سٹاف کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 294 ہے۔

(د) فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی فیصل آباد میں ڈاکٹرز کی 70 اسامیاں خالی ہیں جو کہ موزوں امیدواروں کی عدم دستیابی کی وجہ سے، متعدد بار اخبار میں اشتہار کے باوجود بھی پر نہیں کی جاسکیں۔ پیرامیڈیکل سٹاف کی 90 اسامیاں خالی ہیں جن کو پر کرنے کے لئے موزوں امیدواروں سے درخواستیں لی جاچکی ہیں اور بھرتی کا عمل جاری ہے۔

الائیڈ ہسپتال فیصل آباد، ڈی ایچ کیو ہسپتال فیصل آباد اور گورنمنٹ جنرل غلام محمد آباد ہسپتال میں ڈاکٹرز اور پیرامیڈیکل سٹاف کی خالی اسامیوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 21 جنوری 2012)

ٹی ایچ کیو ہسپتال بورے والا کے بیڈز کی تعداد و دیگر تفصیلات

3914: سردار خالد سلیم بھٹی: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ٹی ایچ کیو ہسپتال بورے والا کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ب) کب کتنی لاگت سے تعمیر کیا گیا تھا؟

(ج) اس میں روزانہ کتنے مریض علاج کے لئے آتے ہیں؟

(د) اس ہسپتال میں کس کس مرض کے وارڈ ہیں؟

(ہ) اس میں ڈاکٹر اور دیگر پیرامیڈیکل سٹاف کی کتنی اسامیاں منظور شدہ ہیں؟

(و) کتنی اسامیاں کب سے کیوں خالی ہیں ان پر کب تک تعیناتی کر دی جائے گی؟

(تاریخ وصولی 17 جولائی 2009 تاریخ ترسیل 31 جولائی 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) ٹی ایچ کیو ہسپتال بورے والا 100 بیڈز پر مشتمل ہے۔

(ب) ٹی ایچ کیو ہسپتال بورے والا 1993 میں تعمیر کیا گیا تھا اور اس کی تعمیر پر مبلغ۔/8,70,8,144 روپے لاگت آئی۔

(ج) ٹی ایچ کیو ہسپتال بورے والا میں روزانہ تقریباً 600 مریض علاج کیلئے آتے ہیں۔

(د) ٹی ایچ کیو ہسپتال بورے والا میں 4 وارڈز ہیں جو کہ سرجیکل، میڈیکل، گائنی اور ایمرجنسی وارڈز پر مشتمل ہے۔

(ہ) ٹی ایچ کیو ہسپتال بورے والا میں ڈاکٹر کی 27 اور پیرا میڈیکل سٹاف کی 43 اسامیاں منظور شدہ ہیں۔

(و) 20 اسامیاں خالی ہیں اور اس پر جلد ہی تعیناتی کر دی جائے گی۔

(تاریخ وصولی جواب 18 اکتوبر 2011)

پی پی 233 ضلع وہاڑی میں واقع آر ایچ سیز کی تعداد و دیگر تفصیلات

3916: سردار خالد سلیم بھٹی: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی 233 ضلع وہاڑی میں آر ایچ سیز کس کس جگہ واقع ہیں؟

(ب) ہر آر ایچ سی کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ج) ہر آر ایچ سی میں ڈاکٹر کی منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں؟

(د) کتنی اسامیاں کس کس جگہ کب سے خالی ہیں؟

(ہ) خالی اسامیاں کب تک پر کر دی جائیں گی؟

(تاریخ وصولی 17 جولائی 2009 تاریخ ترسیل 31 جولائی 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) پی پی 233 ضلع وہاڑی میں کوئی رورل ہیلتھ سنٹر نہ ہے۔

(ب) پی پی 233 ضلع وہاڑی میں کوئی رورل ہیلتھ سنٹر نہ ہے۔

(ج) ایضا

(د) ایضا

(ہ) ایضا

(تاریخ وصولی جواب 18 اکتوبر 2011)

فیصل آباد شہر میں سرکاری ہسپتالوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

3934: خواجہ محمد اسلام: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد شہر میں کتنے سرکاری ہسپتال ہیں؟

(ب) ہر ہسپتال کتنے رقبہ پر کب بنایا گیا تھا؟

(ج) ہر ہسپتال کتنے بیڈز، وارڈز اور بلاک پر مشتمل ہے؟

(د) ان ہسپتالوں میں ڈاکٹرز کی منظور شدہ اسامیاں گریڈ وائز کتنی ہیں اور کتنی اسامیاں گریڈ وائز خالی ہیں نیز خالی اسامیاں کب تک پر کر دی جائیں گی؟

(ہ) ان ہسپتالوں کے لئے مالی سال 10-2009 کیلئے کتنی رقم ہسپتال وائز مختص کی گئی ہے؟

(تاریخ وصولی 22 جولائی 2009 تاریخ ترسیل 12 اگست 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) فیصل آباد شہر میں مندرجہ ذیل چار سرکاری ہسپتال ہیں:۔

(i) الائیڈ ہسپتال فیصل آباد (ii) ڈی ایچ کیو ہسپتال فیصل آباد (iii) گورنمنٹ جنرل ہسپتال، غلام محمد آباد، فیصل آباد (iv) فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی،

(ب) (i) الائیڈ ہسپتال فیصل آباد 1987 میں تعمیر ہوا۔ اس کا کل رقبہ 5,87,998 سکیئر فٹ ہے۔

(ii) ڈی ایچ کیو ہسپتال فیصل آباد 1956 میں تعمیر ہوا اس کا کل رقبہ 20 ایکڑ ہے۔

(iii) گورنمنٹ جنرل ہسپتال غلام محمد آباد، فیصل آباد 99-04-19 کو لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ سے محکمہ صحت کی تحویل میں آیا۔اس کا کل رقبہ 14.08 ایکڑ ہے۔

(iv) فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی، فیصل آباد 2005 میں شروع ہوا اور 13 نومبر 2007 کو اس کا افتتاح ہوا، ہسپتال کا مجموعی رقبہ 67 کنال ہے۔

(ج) الائیڈ ہسپتال فیصل آباد 1400 بیڈز، 22 وارڈز اور 2 بلاکوں پر مشتمل ہے۔(وارڈز کی تفصیل درج ذیل ہے۔ گائنی یونٹ (I) لیبر روم، آرتھوپیڈک، پیڈیا ٹرکس، میڈیکل یونٹ۔(I) میڈیکل یونٹ (II) میڈیکل یونٹ۔iii(ڈائیلاسسز)، نیورو سرجری، پرائیویٹ، گائنی یونٹ، ای این ٹی یونٹ I&II، آئی ڈیپارٹمنٹ، سرجیکل یونٹ ۔I، سرجیکل یونٹ۔II، سرجیکل یونٹ۔III، یورالوجی، پیڈز سرجری + برن یونٹ، سی سی یو، ریڈیو تھراپی، ریکوری روم (تھیٹر)، آئی سی یو، ایمرجنسی)

(ii) ڈی ایچ کیو ہسپتال فیصل آباد 704 بیڈز، 12 وارڈز اور 5 بلاکوں پر مشتمل ہے۔ (وارڈز کی تفصیل درج ذیل ہے۔ میڈیسن، سرجیکل، سکائٹری، گائنی، جلد، ناک، کان گلہ، آئی، چلڈرن، ٹی بی چیسٹ، کارڈیالوجی، ہیپاٹالوجی اور قیدی وارڈ)

(iii) گورنمنٹ جنرل ہسپتال غلام محمد آباد 50 بیڈز اور 2 وارڈز (جناح وارڈ برائے male اور فاطمہ وارڈ برائے female پر مشتمل ہے۔

(iv) فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی مجموعی طور پر 202 بیڈز پر مشتمل ہے۔ جس میں مندرجہ ذیل وارڈز ہیں۔ ایمرجنسی وارڈ، کارڈیالوجی وارڈ، انجیوگرافی وارڈ، سی سی یو I سی سی یو II، آئی سی یو، آئی آئی سی یو، کارڈیک سرجری وارڈ، پری اپ، ایسیولیشن، پیڈیاٹرک ، ڈائیلاسز۔

(د) الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں کل منظور شدہ اسامیاں 206 ہیں، جن میں سے 141 اسامیاں پر ہیں اور 65 خالی ہیں جن کی تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ii) ڈی ایچ کیو ہسپتال فیصل آباد میں ڈاکٹرز کی کل منظور شدہ اسامیاں 175 ہیں، جن میں سے 130 اسامیوں پر ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں جبکہ 45 اسامیاں خالی ہیں (تفصیل "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(iii) گورنمنٹ جنرل ہسپتال غلام محمد آباد میں ڈاکٹرز کی کل منظور شدہ اسامیاں 28 ہیں جن میں سے 23 پُر ہیں۔ جب کہ 5 اسامیاں خالی ہیں جن کی گریڈ وائز تفصیل درج ذیل ہے:۔

گریڈ	منظور شدہ اسامیاں	پر اسامیاں	خالی اسامیاں
19	03	02	01
18	11	08	03
17	14	13	01

(iv) فیصل آباد انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں ڈاکٹرز کی کل منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 157 ہے جن میں سے 92 اسامیاں خالی ہیں تفصیل درج ذیل ہے:۔

گریڈ	منظور شدہ اسامیاں	خالی اسامیاں
20	06	01
19	15	11
18	62	50
17	74	30

تمام مذکورہ بالا ہسپتالوں میں خالی اسامیوں کو بذریعہ پنجاب پبلک سروس کمیشن جلد پُر کیا جارہا ہے۔

(ہ) الائیڈ ہسپتال فیصل آباد کے لئے مالی سال 10-2009 کے دوران 82 کروڑ 81 لاکھ 15 ہزار روپے مختص کئے گئے۔

(ii) ڈی ایچ کیو ہسپتال فیصل آباد کو 10-2009 کے دوران کل 39 کروڑ 91 لاکھ 52 ہزار روپے دیئے گئے۔

(iii) گورنمنٹ جنرل ہسپتال غلام محمد آباد کے لئے مالی سال 10-2009 کے لئے 5 کروڑ 83 لاکھ 67 ہزار 5 روپے مختص کئے گئے۔

(iv) فیصل آباد انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی فیصل آباد کیلئے مالی سال 10-2009 کیلئے 47 کروڑ 15 لاکھ 76 ہزار روپے مختص کئے گئے۔

(تاریخ وصولی جواب 21 جنوری 2012)

ضلع حافظ آباد۔مراکز صحت جلال پور بھٹیاں، سکھیکے، ونی کے تارڑ میں ڈرائیورز کی اسامی پیدا کرنے کا مسئلہ

3998: چودھری محمد اسد اللہ : کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دیہی مراکز صحت جلال پور بھٹیاں، سکھیکے، کالے اور دیہی مرکز صحت ونی کے تارڑ ضلع حافظ آباد میں ڈرائیور کی ایک ایک اسامی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہر ایک دیہی مرکز صحت میں دو، دو ایمبولینسز ہیں؟

(ج) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ چاروں دیہی مراکز صحت میں مزید ایک ایک ڈرائیور کی اسامی پیدا کرنے کو تیار ہے؟

(تاریخ وصولی 28 جولائی 2009 تاریخ ترسیل 12 اگست 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ بھی درست ہے۔

(ج) جی ہاں! محکمہ ہذا نے چٹھی نمبری SO(ND)14-8/2002 مورخہ 14-08-02 کے تحت مذکورہ بالا دیہی مراکز صحت پر ڈرائیور کی ایک ایک اسامی منظور کر دی ہیں (کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(تاریخ وصولی جواب 21 جنوری 2012)

فارماسسٹوں کو دفتری اوقات کے بعد فارمیسی پریکٹس کرنے کی اجازت کا مسئلہ

4042: محترمہ سیمل کامران: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سرکاری ہسپتالوں میں کام کرنے والے فارماسسٹس کو دفتری اوقات کے بعد فارمیسی پریکٹس کرنے کی اجازت نہیں ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ فارماسسٹوں کے پاس بی فارم، فارم ڈی کی ڈگری (پروفیشنل) ہوتی ہے؟

(ج) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت فارماسسٹوں کو دفتری اوقات کے بعد پریکٹس کرنے کی اجازت دینے کو تیار ہے تاکہ ان کے روزگار کے مسائل حل ہونے کے ساتھ ان کی پیشہ ورانہ تعلیمی قابلیت کا فارمیسیوں میں استفادہ کیا جا سکے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 29 جولائی 2009 تاریخ ترسیل 13 اگست 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) یہ درست ہے کہ سرکاری ہسپتالوں میں کام کرنے والے فارماسسٹوں کو دفتری اوقات کے بعد فارمیسی پریکٹس کرنیکی اجازت نہیں ہے۔

(ب) یہ بات درست ہے کہ مذکورہ فارماسسٹوں کے پاس بی فارم اور فارم ڈی کی پروفیشنل ڈگری ہوتی ہے۔

(ج) فارماسسٹوں کو جوکہ پروفیشنل ڈگری ہولڈرز ہیں،ڈاکٹروں کی طرز پر پارٹ ٹائم فارمیسی پریکٹس کرنے کی اجازت دینے کی ایک تجویز زیر غور ہے۔اس تجویز کے قابل عمل ہونے کے قانونی معاملات کا جائزہ لیا جارہا ہے اور عنقریب اس سلسلے میں فیصلہ متوقع ہے اور ان کو نان پریکٹس الاؤنس(Non-Practice Allowance)دینے کا بھی جائزہ لیا جارہا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب18اکتوبر2011)

سرکاری ایمبولینس پر میت لے جانے کی پابندی کی تفصیلات

4053: محترمہ سیمل کامران: کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت کی طرف سے سرکاری ایمبولینس میں میت لے جانے پر پابندی ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو اس کی وجوہات کیاہیں اگر نہیں تو سرکاری ایمبولینس کا فی کلو میٹر کرایہ کیاہے؟

(تاریخ وصولی30جولائی2009تاریخ ترسیل4ستمبر2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) حکومت کی طرف سے سرکاری ایمبولینس میں میت لے جانے پر پابندی کے بارے میں کوئی مخصوص ہدایات نہیں ہیں تاہم ایمبولینس صرف مریضوں کے استعمال کے لئے مخصوص ہوتی ہے اور عموماً میت کو سرکاری ایمبولینس میں لے جانے پر تحفظات ہوتے ہیں کیونکہ ایمبولینس محدود تعداد میں میسر ہیں اور یہ صرف مریضوں کو سروس مہیا کرتی ہیں۔میت کو لے جانے کی صورت میں ایمبولینس مریضوں کو سہولت مہیا نہیں کر سکیں گی اور کسی ایمرجنسی کی صورت میں بھی مہیا نہیں ہوں گی۔اس کے علاوہ میت کے جراثیم وغیرہ سے دوسرے مریضوں کو، جو ایمبولینس میں لے جائے جائیں گے، کو بھی خطرہ لاحق

ہو جائے گا تاہم روڈ ایکسیڈنٹ یا بم بلاسٹ وغیرہ کی صورت میں ایمبولینس میت لے جانے کیلئے استعمال میں لائی جاتی ہے۔

(ب) اگر ایمبولینس ہنگامی حالت میں میت کو لے جانے کیلئے استعمال ہوتی ہے تو اس کا کوئی کرایہ نہیں لیا جاتا، تاہم اگر مریض کے لواحقین ایمبولینس کی سہولت پرائیویٹ طور پر ہسپتال سے حاصل کرتے ہیں تو اس صورت میں 5 روپے فی کلومیٹر کرایہ وصول کیا جاتا ہے جو کہ حکومت کے خزانے میں جمع کروا دیا جاتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 21 جنوری 2012)

علامہ اقبال میموریل ہسپتال سیالکوٹ کو فراہم کردہ فنڈز و دیگر تفصیلات

4066: رانا آصف محمود: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) علامہ اقبال میموریل ہسپتال سیالکوٹ کو مالی سال 08-2007 اور 09-2008 کے دوران ادویات کی خرید کیلئے فراہم کردہ فنڈز کی تفصیل سال وائز بتائیں؟

(ب) ان سالوں کے دوران کتنی ادویات ایمرجنسی میں فراہم کی گئیں؟

(ج) کتنی ادویات ایل پی کے ذریعے خرید کی گئیں؟

(د) ایل پی کیلئے ادویات کس کس مقصد کیلئے خرید کی گئیں؟

(ہ) ایل پی کیلئے ادویات کون خرید کرتا ہے اور کن مریضوں کو فراہم کی جاتی ہیں؟

(تاریخ وصولی 31 جولائی 2009 تاریخ ترسیل 19 اگست 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) سال 08-2007 میں ادویات کی خرید کیلئے مبلغ -/1,55,87,200 روپے اور سال 09-2008 میں ادویات کی خرید کیلئے مبلغ -/1,78,21,000 روپے فراہم کئے گئے۔

(ب) سال08۔2007 میں ایمر جنسی کیلئے مبلغ۔/33,00,000 روپے اور 09۔2008 میں ایمر جنسی کیلئے مبلغ۔/37,95,000 روپے فراہم کئے گئے۔

(ج) سال08۔2007 میں مبلغ۔/1,75,320 روپے اور سال09۔2008 میں مبلغ۔/21,03,900 روپے کی L.P ادویات خرید کی گئیں۔

(د) وہ ادویات جو ہسپتال میں موجود نہ ہوں اور وہ داخل مریضوں کو دینی ضروری ہوں اور زیادہ تر داخل مریضوں کیلئے اور کچھ آوٹ ڈور میں بھی ایسے مریض آجاتے ہیں جو غریب ہوتے ہیں ان کو L.P کی ادویات دی جاتی ہیں۔ مزید برآں L.P میڈیسن صوبائی اور ضلعی حکومت نے گزیٹڈ آفیسران اور پارلیمنٹ کے ممبران اور ان کی فیملیز کو دی جاتی ہیں۔

(ہ) ایل پی کیلئے ادویات میڈیکل سپر نٹنڈنٹ خرید کرتا ہے اور L.P میڈیسن کی خرید کیلئے باقاعدہ ٹینڈر اخبار میں دیا جاتا ہے اور وہ ادویات خریدی جاتی ہیں جو ہسپتال میں موجود نہیں ہوتیں اور نہ ہی ان کے متبادل ادویات موجود ہوتی ہیں۔ L.P کی ادویات صوبائی اور ضلعی حکومت کے گزٹیڈ آفیسران، جج صاحبان، پارلیمنٹ کے صوبائی اور قومی ممبران اور ان کے خاندان کے افراد کو دی جاتی ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 18 اکتوبر 2011)

علامہ اقبال میموریل ہسپتال سیالکوٹ میں خراب و بند مشینری کی تفصیلات

4067: رانا آصف محمود: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) علامہ اقبال میموریل ہسپتال سیالکوٹ میں طبی و ٹیسٹوں کے لئے کون کون سی مشینری ہے؟

(ب) سال08۔2007 اور 09۔2008 کے دوران اس ہسپتال کو کون کون سی مشینری کتنی لاگت سے خرید کر فراہم کی گئی ہے؟

(ج) ایکسرے مشینیں کتنی ہیں کس کس وارڈ میں نصب ہیں؟

(د) اس ہسپتال کی کون کون سی طبی اور ٹیسٹوں کی مشینری کب سے خراب یا بند پڑی ہے؟

(ہ) خراب اور بند مشینری کو کب تک چالو کر دیا جائے گا؟

(تاریخ وصولی 31 جولائی 2009 تاریخ ترسیل 19 اگست 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) علامہ اقبال ہسپتال سیالکوٹ میں موجود طبی ٹیسٹوں کی مشینری کی تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سال 08-2007 اور 09-2008 کے دوران خریدی گئی مشینری کی تفصیل "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ایکسرے مشین صرف ایک ہے اور ایکسرے ڈیپارٹمنٹ میں نصب ہے۔

(د) بند یا خراب مشینری کی تفصیل "ج" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) تین ہفتوں میں چالو کر دیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 18 اکتوبر 2011)

پنجاب میں ہیپاٹائٹس کی روک تھام کے لئے اٹھائے گئے اقدامات

4144: محترمہ طلعت یعقوب: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ہیپاٹائٹس ایک موذی مرض ہے جو بہت تیزی سے پنجاب میں پھیل رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہیپاٹائٹس کا علاج بہت مہنگا ہونے کی وجہ سے غریب لوگوں کی پہنچ سے باہر ہے؟

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو محکمہ صحت ہیپاٹائٹس کی روک تھام کے لئے کوئی ہنگامی بنیادوں پر اقدامات اٹھا رہا ہے اگر ہاں تو ان کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 18 اگست 2009 تاریخ ترسیل 9 ستمبر 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) یہ درست ہے کہ ہیپاٹائٹس کا مرض ایک جان لیوا مرض ہے جو کہ غیر صحت مند طرز زندگی اور کم آہنگی کے باعث پھیل رہا ہے۔ مختلف عوامل جن میں استراء، بلیڈ اور ڈینٹل کے آلات، کان، ناک وغیرہ چھیدوانے میں احتیاط نہ کرنا اس کے پھیلاؤ کا باعث ہیں، علاوہ ازیں ہیپاٹائٹس کے پھیلاؤ میں پاکستان درمیانہ درجے کے ممالک میں شامل ہے، خیال کیا جاتا ہے کہ 2تا7 فیصد لوگ اس مرض میں مبتلا ہیں۔

(ب) ہیپاٹائٹس کا علاج لمبا اور بہت مہنگا ہے۔ اس سلسلہ میں سب سے اہم بات لوگوں کو اس بیماری سے پھیلاؤ کی وجوہات اور بچاؤ کیلئے عوام کو آگاہی دینا ہے تاکہ عوام اس موذی مرض سے بچ سکیں۔

(ج) حکومت پنجاب ہیپاٹائٹس کے کنٹرول کے سلسلہ میں مختلف اور مؤثر اقدامات کر رہی ہے۔ ریڈیو، پریس اور ٹی وی کے ذریعہ آگاہی کے پیغامات عوام تک پہنچائے جا رہے ہیں۔

مختلف ٹی وی چینلز پر ہیلتھ ایجوکیشن کے پیغامات پرائم ٹائم میں نشر کئے جاتے ہیں۔ ان ٹی وی کمرشل میں ٹیکہ لگوانے کی صورت میں نئی سرنج کا استعمال، سکرین شدہ انتقال خون، دانتوں کے آلات کا صاف ہونا، شیو کرانے کیلئے نئے بلیڈ کا استعمال، کان و ناک چھیدوانے کیلئے صاف آلات کا استعمال یقینی بنانے کی تلقین کی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ ضلعی سطح پر آگاہی کیلئے سیمینار منعقد کئے جاتے ہیں۔

ہیپاٹائٹس کی تشخیص اور علاج بہت مہنگا ہے حکومت پنجاب نے ضلع کے تمام ہسپتالوں بشمول ڈی ایچ کیو و تدریسی ہسپتالوں میں ہیپاٹائٹس کے مرض کی تشخیص کیلئے لیبارٹریوں میں ضروری سازوسامان اور کٹس وغیرہ مہیا کر رکھی ہیں۔ جہاں پر عوام کیلئے مفت تشخیصی سہولیات میسر ہیں۔

حکومت پاکستان نے ہیپاٹائٹس کے علاج کیلئے 2005 میں "نیشنل ہیپاٹائٹس پروگرام" کا آغاز کیا ہے اس پروگرام کے تحت حکومت پاکستان پنجاب کیلئے ہیپاٹائٹس کے مریضوں کو مفت ادویات فراہم کرتی ہے۔

چونکہ ہیپاٹائٹس کے مریضوں کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔اس چیلنج سے نمٹنے کیلئے حکومت پنجاب نے اپنا ہیپاٹائٹس کنٹرول پروگرام "شروع کر رکھا ہے۔اس پروگرام کے تحت ہر سال حکومت پنجاب خطیر رقم سے پانچ ہزار سے زائد مریضوں کو علاج و معالجہ کی مفت سہولیات فراہم کر رہی ہے۔ہیپاٹائٹس کے علاج کیلئے بنیادی شرط ہے کہ مریض کے خون کا PCR ٹیسٹ کیا جائے۔اس سلسلہ میں بھی حکومت پنجاب نے انقلابی قدم اٹھایا ہے اور پنجاب بھر میں تمام تدریسی ہسپتالوں میں PCR مشینیں نصب کر دی گئی ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 21 جنوری 2012)

میٹرنٹی ہسپتال ڈنگہ گجرات کی تعمیر و دیگر تفصیلات

4528: چودھری عرفان الدین: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) میٹرنٹی ہسپتال ڈنگہ ضلع گجرات کی تعمیر کب شروع ہوئی اور کب مکمل ہوئی؟

(ب) اس کی تعمیر و تکمیل پر کتنے فنڈز خرچ ہوئے اور کب تک کام شروع کر دے گا؟

(ج) کیا یہ فنڈز حکومت پنجاب نے فراہم کئے؟

(تاریخ وصولی 22 اکتوبر 2009 تاریخ ترسیل 2 نومبر 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) گورنمنٹ میٹرنٹی ہسپتال ڈنگہ کی تعمیر کا کام 14-03-06 کو شروع ہوا اور 13-07-09 کو مکمل ہوا۔

(ب) اس کی تعمیر پر 35 ملین روپے خرچ ہوئے اور مریضوں کو صحت کی سہولیات فراہم کر رہا ہے۔

(ج) مذکورہ فنڈز ضلعی حکومت گجرات نے فراہم کئے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 21 جنوری 2012)

نشتر ہسپتال ملتان لتھوٹرپسی مشین کو درست کروانے کا مسئلہ

4542: ملک محمد عباس راں: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) نشتر ہسپتال ملتان میں لتھوٹرپسی مشینیں کتنی ہیں؟

(ب) کب اور کتنی مالیت میں خرید کی گئیں؟

(ج) متعلقہ کمپنی یہ مشینیں کب تک مینٹین کرنے کی پابند تھی؟

(د) کیا حکومت خراب مشینیں جلد از جلد درست کروانے کو تیار ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 24 اکتوبر 2009 تاریخ ترسیل 20 نومبر 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) نشتر ہسپتال ملتان میں لتھوٹرپسی کی صرف ایک مشین ہے۔

(ب) یہ مشین حکومت پنجاب محکمہ صحت نے مبلغ اڑسٹھ لاکھ روپے (Free on receipt)FOR نے 1997 میں فرم M/S Zelin(Pvt) Ltd, Lahore سے خریدی تھی۔

(ج) فرم ہذا 05 سال تک اس کو ٹھیک کرنے کی پابند تھی جو کہ فرم نے کی۔

(د) گارنٹی / وارنٹی مدت ختم ہونے کے بعد فرم (C&F(Cost & Frde مبلغ۔/53,500 یورو ٹھیک اور مینٹین کرنے کے مانگ رہی ہے۔ مشین ٹھیک اور مینٹین کرنے کی کل رقم تقریباً سالانہ مبلغ پینسٹھ لاکھ ستائیس ہزار روپے بنتی ہے۔ جو کہ مریضوں کی محدود تعداد کی نسبت بہت زیادہ رقم ہے۔ بورڈ مینجمنٹ، نشتر میڈیکل انسٹی ٹیوشن ملتان نے ایک کمیٹی تشکیل دی تھی تاکہ کمپنی کے نمائندے کو بلا کر ریٹ کم کروایا جائے لیکن

کمپنی ریٹ کم کرنے کو تیار نہ ہے اس وجہ سے مشین ٹھیک نہ ہو سکی۔اس سلسلے میں کئی بار اخبار میں بھی اشتہار دیا گیا ہے لیکن کوئی بھی فرم ٹھیک کرنے کو تیار نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 18 اکتوبر 2011)

پی پی 201 ملتان، آر ایچ سی میں ماہر سرجن کی تعیناتی کا مسئلہ

4543: ملک محمد عباس راں: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی 201 یو سی 68 قادر پور راں ملتان آر ایچ سی میں سرجری کی سہولت موجود ہے، اگر ہاں تو یہ سرجری کون کون ڈاکٹرز کرتے ہیں ان کی تعلیمی قابلیت کیا ہے؟

(ب) کیا اس آر ایچ سی میں کوئی سپیشلسٹ سرجن ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں، کیا حکومت اس آر ایچ سی میں سرجن تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 24 اکتوبر 2009 تاریخ ترسیل 20 نومبر 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) پی پی 201 یو سی 68 قادر پور رورل ہیلتھ سنٹر قادر پور راں ملتان میں سرجری کی سہولت موجود نہ ہے اور فی الوقت کسی سپیشلسٹ سرجن کو تعینات نہ کیا گیا ہے۔

(ب) مزید براں حکومت پنجاب مذکورہ آر ایچ سی میں کسی سپیشلسٹ سرجن کو تعینات کرنے کا ارادہ نہ رکھتی ہے

(تاریخ وصولی جواب 21 جنوری 2012)

گنگا رام ہسپتال کے اسٹینڈز پر زبردستی ٹوکن فیس کی وصولی و دیگر تفصیلات

4589: شیخ علاؤالدین: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب کے احکامات کی روشنی میں لاہور کے تمام ہسپتالوں میں موٹر سائیکل سٹینڈز پر ٹوکن دینے کے پیسے وصول نہیں کئے جا رہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ موٹر سائیکل سٹینڈز پر ہسپتالوں کا عملہ ڈیوٹی سرانجام دے رہا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ گنگارام ہسپتال کے اسٹینڈز پر پرائیویٹ لوگ ڈیوٹی دے رہے ہیں اور ہسپتال میں آنے والے مریضوں کے لواحقین و دیگر افراد سے پانچ روپے اور دس روپے، بیس روپے اسٹینڈز فیس لے رہے ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اگر مریض یا ان کے لواحقین اسٹینڈز فیس کے بارے میں گورنمنٹ کے آرڈرز کا کہتے ہیں تو وہاں پر کھڑے پرائیویٹ لوگ بحث مباحثہ / گالی کلوچ بلکہ بات گریبان تک پہنچ جاتی ہے؟

(ہ) کیا ہسپتال کی انتظامیہ مذکورہ بالا صورت حال کے پیش نظر مذکورہ مسئلے کو سختی سے حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

(تاریخ وصولی 28 اکتوبر 2009 تاریخ ترسیل 16 نومبر 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب کے احکامات کی روشنی میں لاہور کے تمام ہسپتالوں میں موٹر سائیکل اسٹینڈز پر ٹوکن دینے کے پیسے وصول نہیں کئے جا رہے۔

(ب) پارکنگ اسٹینڈز پر ہسپتال کا عملہ پرائیویٹ سیکیورٹی کمپنی کے عملے کے ساتھ ڈیوٹی سرانجام دے رہا ہے۔

(ج) سیکیورٹی کمپنی کے ساتھ گنگارام ہسپتال نے کنٹریکٹ کیا ہوا ہے، جس کی شرائط پر واضح طور پر تحریر ہے کہ آنے والے مریضوں اور ان کے لواحقین سے پارکنگ کی فیس وصول نہ کی جائے گی۔

(د) چونکہ پارکنگ سٹینڈز پر کوئی چارجز وصول نہیں کئے جاتے، اس لئے بحث مباحثہ / گالی گلوچ کی نوبت نہیں آتی

(ہ) ہسپتال کی انتظامیہ مریضوں یا ان کے لواحقین سے پارکنگ کے پیسے لینے کے مسئلے کا نوٹس لینے کی مجاز ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 21 جنوری 2012)

گوجرانوالہ شہر۔ہسپتالوں کی تعداد وان کے مسائل کی تفصیلات

4597: ڈاکٹر محمد اشرف چوہان: کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گوجرانوالہ شہر میں کتنے ہسپتال کس کس جگہ کام کر رہے ہیں؟

(ب) ہر ہسپتال کا رقبہ کتنا ہے کتنے رقبہ پر ہسپتال کی بلڈنگ ہے اور کتنی زمین خالی پڑی ہے کتنی زمین پر لوگوں نے قبضہ کر رکھا ہے؟

(ج) ہر ہسپتال کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

(د) ان ہسپتالوں میں کس کس مرض کا علاج کیا جاتا ہے؟

(ہ) ان ہسپتالوں میں کتنی اسامیاں کس کس گریڈ کی خالی ہیں؟

(و) کیا حکومت ان ہسپتالوں کی خالی اسامیاں پر کرنے اور ان کے مسائل حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 29 اکتوبر 2009 تاریخ ترسیل 17 نومبر 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) گوجرانوالہ شہر میں اس وقت صرف ایک DHQ ہسپتال ہے جو کہ کمشنر روڈ سول لائن نزد سرکٹ ہاؤس گوجرانوالہ میں واقع ہے۔

(ب) اس ہسپتال کا کل رقبہ 170 کنال (9,24,800 Sqr Ft) ہے۔ جس میں سے (2,68,581 Sqr Ft) رقبہ تعمیر شدہ ہے جب کہ (6,56,219, Sqr Ft) رقبہ خالی پڑا ہے۔ 10 مرلہ پر غازی سلطان وغیرہ نے ناجائز قبضہ کر رکھا ہے اور اس جگہ کا کیس مختلف عدالتوں میں زیر سماعت ہے۔

(ج) یہ ہسپتال 450 بیڈز پر مشتمل ہے۔

(د) ہسپتال ہذا میں جنرل سرجری، آرتھوپیڈک، گردہ مثانہ ،بچگانہ، دل، آنکھوں، جلد، دانتوں، جنرل میڈیسن، دماغی، گائنی، ناک، کان، طب، یونانی، ہومیوپیتھک، فزیو تھراپی، ٹی بی اور سینہ کے متعلقہ تمام جملہ امراض کا علاج کیا جاتا ہے۔

(ہ) ان ہسپتالوں میں ڈاکٹروں کی کل 36 اسامیاں خالی ہیں جن کی تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) حکومت پنجاب ڈاکٹروں کی خالی اسامیوں کو بذریعہ پنجاب پبلک سروس کمیشن مستقل بنیادوں پر بھرتی کر رہی ہے جس کے بعد یہ خالی سیٹیں پر کر دی جائیں گی۔

(تاریخ وصولی جواب 18 اکتوبر 2011)

ضلع گوجرانوالہ کے ہسپتالوں کے مسائل کی تفصیلات

4598: ڈاکٹر محمد اشرف چوہان: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں کتنے ہسپتال کس کس جگہ چل رہے ہیں؟

(ب) یہ ہسپتال کتنے بیڈز پر مشتمل ہیں؟

(ج) ان میں ڈاکٹرز کی کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(د) ان ہسپتالوں کو سال 08۔2007 اور 09۔2008 کے دوران کتنی رقم سالانہ فراہم کی گئی ہے تفصیل ہسپتال وائز بتائیں؟

(ہ) ان ہسپتالوں کے پاس کتنی ایمبولنسیں ہیں، کتنی خراب اور کتنی چالو حالت میں ہیں؟

(و) کیا حکومت ان ہسپتالوں کے مسائل حل کرنے کیلئے پنجاب ہیلتھ سیکٹر ریفارم پروگرام کے تحت رقم فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 29 اکتوبر 2009 تاریخ ترسیل 17 نومبر 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں مندرجہ ذیل چار ہسپتال چل رہے ہیں:۔

(i) ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال گوجرانوالہ (ii) تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال وزیر آباد (iii) تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال کامونکی (iv) تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال نوشہرہ ورکاں

(ب) بیڈز کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

(i) ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال گوجرانوالہ، 450 بیڈز (ii) تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال وزیر آباد، 60 بیڈز (iii) تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال کامونکی، 60 بیڈز (iv) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال نوشہرہ ورکاں، 40 بیڈز

(ج) مذکورہ ہسپتال میں ڈاکٹرز کی خالی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال گوجرانوالہ میں ڈاکٹرز کی 14 اسامیاں، تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال وزیر آباد میں ڈاکٹرز کی 2 اسامیاں، THQ ہسپتال کامونکی میں ڈاکٹرز کی 3 اسامیاں جبکہ تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال نوشہرورکاں میں ڈاکٹرز کی 4 اسامیاں خالی ہیں۔

(د) ان ہسپتالوں کو سال 08-2007 اور 09-2008 کے دوران سالانہ فراہم کی گئی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نام ہسپتال	2007-08	2008-09
DHQ ہسپتال گوجرانوالہ	23 کروڑ 14 لاکھ 50 ہزار 1 سو روپے	24 کروڑ 70 لاکھ 25 ہزار روپے
THQ وزیر آباد	2 کروڑ 90 لاکھ 50 ہزار سو	3 کروڑ 18 لاکھ 40 ہزار
THQ ہسپتال کامونکی	2 کروڑ 61 لاکھ 59 ہزار	2 کروڑ 82 لاکھ 41 ہزار
THQ ہسپتانوشہرہ ورکاں	1 کروڑ 78 لاکھ 20 ہزار 6 سو روپے	2 کروڑ 7 ہزار روپے

(ہ) DHQ ہسپتال گوجرانوالہ کے پاس 8 ایمبولینس ہیں جن میں سے ایک خراب ہے اور 7 چالو حالت میں ہیں۔ THQ وزیر آباد میں 3 ایمبولینس ہیں اور تینوں چالو حالت میں ہیں

۔THQ ہسپتال کامونکی کے پاس 2 ایمبولینس ہیں اور دونوں چالو حالت میں ہیں جبکہ THQ ہسپتال نوشہرہ ورکاں میں 2 ایمبولینس ہیں اور دونوں خراب ہیں۔

(و) ضلع گوجرانوالہ کے ہسپتال کے مسائل حل کرنے کیلئے حکومت پنجاب پوری سنجیدگی کے ساتھ غور کر رہی ہے اس سلسلے میں PHSRP (پنجاب ہیلتھ سیکٹر ریفارمز پروگرام) کی طرف سے رواں مالی سال میں PMDG پروگرام کے تحت خطیر رقم 237.330 ملین روپے فراہم کر دی گئی ہے اور اس رقم کے استعمال کے حوالے سے ضلع گوجرانوالہ کا جامع پلان طبی آلات اور ادویات کو یقینی بنایا جائے گا اور اسی طرح مالی سال کے دوران عوام کو بہترین طبی سہولتیں میسر آجائیں گی۔

(تاریخ وصولی جواب 21 جنوری 2012)

راولپنڈی۔ رورل ہیلتھ سنٹر کلر سیداں میں اسامیوں کی تفصیلات

4602: انجینیر قمرالاسلام راجہ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) رورل ہیلتھ سنٹر کلر سیداں راولپنڈی میں کل کتنی منظور شدہ اسامیاں ہیں اور ان میں سے کتنی اسامیاں خالی ہیں یہ اسامیاں کتنے عرصے سے خالی ہیں؟

(ب) کیا حکومت ان اسامیوں کو پر کرنے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے اور اگر رکھتی ہے تو کب تک؟

(ج) رورل ہیلتھ سنٹر کلر سیداں میں ایک ماہ میں اوسطاً کتنے مریض برائے علاج آتے ہیں اور مریضوں کو وہاں کیا کیا سہولتیں دستیاب ہیں؟

(تاریخ وصولی 28 اکتوبر 2009 تاریخ ترسیل 15 دسمبر 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) رورل ہیلتھ سینٹر کلر سیداں راولپنڈی میں کل منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 82 ہے جن میں سے 23 اسامیاں خالی ہیں جن کی تفصیل بر نشان "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) حکومتی پالیسی کے مطابق ہر ماہ کی تیسری جمعرات کو پیرامیڈیکل سٹاف کی خالی اسامیوں کو پر کرنے کیلئے واک ان انٹرویو منعقد ہو رہے ہیں، جیسے ہی کوئی موزوں امیدوار دستیاب ہوں گے، خالی اسامیوں کو پر کر دیا جائے گا۔

(ج) مذکورہ آر ایچ سی میں 7500 کے قریب مریض ماہانہ آؤٹ ڈور، ان ڈور میں چیک کئے جاتے ہیں اور مندرجہ ذیل سہولیات فراہم کی جارہی ہیں:۔

لیبارٹری ٹیسٹ، ایکسرے، لیبر روم، زچہ بچہ 24 گھنٹے، ایمبولینس سروس، فیملی پلاننگ آپریشن، ڈینٹل سکیشن، ہومیو سیکشن، ایمرجنسی سروس 24 گھنٹے، الٹرساؤنڈ، ای سی جی، میڈیکولیگل، سکول ہیلتھ سروس، ویکسینیشن اور لیڈی ہیلتھ ورکرز فیلڈ پروگرام کی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 21 جنوری 2012)

کلر سیداں میں صحت کی سہولتوں کی فراہمی کی تفصیلات

4605: انجینیر قمر الاسلام راجہ: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کلر سیداں راولپنڈی کو تحصیل کا درجہ کب ملا تھا اور تحصیل کا درجہ ملنے کے بعد محکمہ صحت نے وہاں کے عوام کو صحت کی بہتر سہولتوں کی فراہمی کے لئے کیا اقدامات اٹھائے؟

(ب) کیا تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال نے کلر سیداں میں کام شروع کر دیا ہے، اگر نہیں تو اس تاخیر کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 28 اکتوبر 2009 تاریخ ترسیل 15 دسمبر 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) گورنمنٹ آف پنجاب کے مراسلہ نمبری 732-2004/U-(R&G) 432-DIR/31 مورخہ 29-05-04 کے تحت کلر سیداں کو تحصیل/سب ڈویژن کا درجہ دیا گیا، اس ضمن میں ضروری سکیم برائے تعمیر تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال کلر سیداں بمطابق مالیت 99.897 ملین روپے مورخہ 15-06-09 کو منظور کی گئی ہے۔

(ب) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال کی تعمیر کا کام جاری ہے اور اسے مالی سال 2010-11 میں مکمل کر لیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 18 اکتوبر 2011)

لاہور میں نرسنگ سکولز کی تعداد و دیگر تفصیلات

4673: محترمہ نسیم لودھی: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبائی دارالحکومت لاہور میں کتنے نرسنگ سکول ہیں نیز یہ نرسنگ سکولز کہاں کہاں پر واقع ہیں؟

(ب) سال 2009 کے تعلیمی سال میں ان نرسنگ سکولوں میں کتنی طالبات نے داخلہ لیا، سکول وائز مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(تاریخ وصولی 10 نومبر 2009 تاریخ ترسیل 19 دسمبر 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) صوبائی دارلحکومت لاہور میں 6 نرسنگ سکولز ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

i	نرسنگ سکول، میو ہسپتال نزد چوک گوالمنڈی لاہور
ii	نرسنگ سکول سروسز ہسپتال، جیل روڈ لاہور
Iii	نرسنگ سکول سرگنگارام ہسپتال، شاہراہ فاطمہ جناح لاہور
iv	نرسنگ سکول جنرل ہسپتال نزد چونگی امر سدھو فیروزپور روڈ لاہور
v	نرسنگ سکول جناح ہسپتال نزد نیو کیمپس پنجاب یونیورسٹی لاہور
vi	نرسنگ سکول چلڈرن ہسپتال فیروزپور روڈ لاہور

(ب) سال 2009 کے تعلیمی سال میں ان نرسنگ سکولوں میں کل 361 طالبات کو داخلہ دیا گیا جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

i	نرسنگ سکول، میو ہسپتال نزد چوک گوالمنڈی لاہور	54
ii	نرسنگ سکول سروسز ہسپتال، جیل روڈ لاہور	54
Iii	نرسنگ سکول سرگنگارام ہسپتال، شاہراہ فاطمہ جناح لاہور	81
iv	نرسنگ سکول جنرل ہسپتال نزد چونگی امر سدھو فیروزپور روڈ لاہور	56
v	نرسنگ سکول جناح ہسپتال نزد نیو کیمپس پنجاب یونیورسٹی لاہور	50
vi	نرسنگ سکول چلڈرن ہسپتال فیروزپور روڈ لاہور	66
	ٹوٹل	361

(تاریخ وصولی جواب 18 اکتوبر 2010)

گلبرگ ٹاؤن لاہور۔ ڈینگی وائرس سے بچاؤ کی تفصیلات

4688: محترمہ نسیم لودھی: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 2009 گلبرگ ٹاؤن لاہور میں محکمہ صحت نے ڈینگی وائرس سے بچاؤ کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ب) گلبرگ ٹاؤن لاہور میں محکمہ صحت نے ڈینگی وائرس کا سپرے کب اور کن کن علاقوں میں کیا، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(تاریخ وصولی 11 نومبر 2009 تاریخ ترسیل 19 دسمبر 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) جہاں 2008 میں ڈینگی کیسز سامنے آئے وہاں 2009 میں (IRS) سپرے کیا گیا اور مزید جو 2009 میں نئے کیس رپورٹ ہوئے ان گھروں میں IRS، Lawiciding کیا گیا اور متعلقہ علاقوں میں فوگنگ کی گئی۔ 2009 میں پورے لاہور میں 36 کیس ہوئے۔

(ب) اگست، ستمبر 2011 میں پورے گلبرگ ٹاؤن میں مکمل Lawiciding IRS اور Fogging کی گئی اور اس کے بعد جیسے جیسے کیسز سامنے آتے رہے ان گھروں اور ارد گرد میں WHO کے معیار کے مطابق سپرے اور فوگنگ کروائی گئی۔ لوگوں میں آگاہی مہم لیڈی ہیلتھ سپروائزر، لیڈی ہیلتھ ورکرز اور سکول نیوٹرشن سپروائزرز کے ذریعے کروائی گئی۔ Swimming Pools بند کئے، ٹائر شاپس سے ٹائر وغیر ختم کرائے گئے / اٹھوائے گئے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 21 جنوری 2012)</u>

<u>سیالکوٹ، محکمہ صحت میں سی ڈی سی کا سکیل، تنخواہ اور پروموشن کی تفصیل</u>

<u>4767: چودھری طاہر محمود ہندلی ایڈووکیٹ:</u> کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سیالکوٹ میں سی ڈی سی سپروائزر فیلڈ سٹاف پنجاب کے ملازمین کا گریڈ کیا ہے اور کب سے ہے، انکی ترقی ہوئی یا نہیں؟

(ب) سی ڈی سی فیلڈ سٹاف کے ملازمین کی تنخواہ کیا ہے اور کب سے ہے اس میں آج تک اضافہ کیوں نہیں ہوا، صوبہ پنجاب میں ملازمین کی تعداد کیا ہے اور ضلع سیالکوٹ میں کتنی ہے؟

(تاریخ وصولی 16 نومبر 2009 تاریخ ترسیل 15 دسمبر 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) ضلع سیالکوٹ میں بھی صوبہ پنجاب کے دیگر CDC سپر وائزروں کی طرح سکیل نمبر 5 ہے۔ CDC سپر وائزروں کے 33% کو سلیکشن گریڈ BS-6 مختلف اوقات میں دیا گیا ہے۔

(ب) ہر CDC سپر وائزر کو سکیل کے مطابق تنخواہ دی جا رہی ہے اور ہر سال باقاعدہ طور پر انکریمنٹ بھی لگائی جاتی ہے اس طرح سال کے بعد ہر ملازم کی تنخواہ کے ساتھ ان کی تنخواہ بھی بڑھ جاتی ہے۔ ضلع سیالکوٹ میں CDC سپر وائزروں کی کل تعداد 87 ہے۔ پنجاب حکومت دیگر ملازمین کی طرح ان کی تنخواہ کی بھی تجدید کرتی رہتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 18 اکتوبر 2011)

صوبہ کے اضلاع میں ہنگامی صورت حال کے پیش نظر ایمبولینس کی تعداد بڑھانے و دیگر تفصیلات

4812: محترمہ ثمینہ نوید: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں عامہ دہشت گردی کے متعدد واقعات پیش آ چکے ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں تو کیا حکومت ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کے لئے اضلاع اور تحصیلوں کے ہسپتالوں میں ایمبولینس کی تعداد بڑھانے اور ایمرجنسی میں ادویات کی فراہمی کے فنڈز میں اضافہ اور اس کی Availability کو یقینی بنانے کو تیار ہے؟

(تاریخ وصولی 10 نومبر 2009 تاریخ ترسیل 17 دسمبر 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) حکومت پنجاب نے ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کے لئے صوبہ بھر کے تمام ہسپتالوں کو ایمبولینسز مہیا کی ہوئی ہیں تاہم ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کیلئے ہسپتالوں میں ایمبولینسوں کی تعداد مزید بڑھائی گئی ہے اور PMDG پروگرام کے تحت پچھلے سال 64 نئی ایمبولینسز خریدی گئی ہیں۔ (تفصیل تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

جہاں تک ادویات کی مفت فراہمی کا تعلق ہے حکومت نے پہلے ہی صوبہ کے تمام ہسپتالوں کو مریضوں کے مفت علاج کی سہولیات فراہم کرنے کے لئے خاطر خواہ فنڈز برائے سال 10-2009 جاری کر دیئے ہیں اس مقصد کے لئے صوبائی سطح کے ہسپتالوں کے لئے مبلغ۔/3,46,34,6000 روپے کے فنڈز مختص کئے گئے ہیں اس کے علاوہ ضلعی ہسپتالوں کے لئے 350 ملین کی خطیر اضافی گرانٹ برائے فراہمی مفت ادویات برائے سال 10-2009 بھی جاری کر دی ہے۔ اس کے علاوہ PMDG اور PDSSP پروگرام کے تحت بھی ادویات خرید کی جارہی ہیں، جس کی کل مالیت تقریباً 86 کروڑ 17 لاکھ 13 ہزار روپے ہے۔ (تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) اگر اس سلسلہ میں مزید فنڈز کی فراہمی صوبائی سطح کے ہسپتال / ضلعی حکومت کی جانب سے موصول ہوئی تو حکومت فوری طور پر فنڈز کی فراہمی کا بندوبست کرے گی۔

(تاریخ وصولی جواب 21 جنوری 2012)

غیر رجسٹرڈ سرنجوں کی تیاری وفروخت پر پابندی کی تفصیلات

4832: چودھری ظہیر الدین خاں: کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے غیر رجسٹرڈ سرنجوں کی تیاری، فروخت اور سٹوریج پر پابندی لگادی ہے، اگر ہاں تو یہ پابندی کب لگائی گئی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پابندی کے باوجود صوبہ میں غیر معیاری اور غیر رجسٹرڈ سرنجوں کی فروخت جاری ہے اگر ہاں تو پابندی پر عمل درآمد کیوں نہیں ہو رہا؟

(ج) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت مذکورہ دھندہ کو روکنے کے لئے کون سے خصوصی اقدامات اٹھا رہی ہے تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 12 نومبر 2009 تاریخ ترسیل 5 جنوری 2010)

جواب

وزیر صحت

(الف) منسٹری آف ہیلتھ حکومت پاکستان نے بذریعہ چٹھی نمبری SRO866(i)/2009 مورخہ 7-10-2009 سے غیر رجسٹرڈ سرنجوں کی تیاری وفروخت پر پابندی لگادی ہے۔

(ب) چونکہ وزارت صحت اسلام آباد نے مارکیٹ میں غیر رجسٹرڈ سرنجوں جو کہ تاجروں کے سٹاک میں پہلے سے موجود ہیں اوراس کی فراہمی میں تسلسل کے پیش نظر پابندی عائد نہ کی ہے اس لئے محدود مقدار میں ان کی دستیابی ممکن ہے۔

(ج) محکمہ صحت، حکومت پنجاب نے بذریعہ لیٹر نمبر SO(DC)6-39/2007(P) مورخہ 17-12-2009 سے تمام متعلقہ اداروں کے سربراہوں بشمول چیف ڈرگز انسپکٹر پنجاب کو ہدایات جاری کردی ہیں اوراس سلسلے میں ڈرگز انسپکٹرز غیر رجسٹرڈ سرنجوں وغیرہ کو تلف کرنے کیلئے ضروری اقدامات کر رہے ہیں۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 18 اکتوبر 2011)</u>

سروسزہسپتال لاہور میں پروفیسرز آف میڈیسن کی تعداد و تفصیل

4852: محترمہ انجم صفدر: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) سروسز ہسپتال لاہور میں پروفیسر آف میڈیسن کی کتنی اسامیاں ہیں؟

(ب) مذکورہ Post پر تعینات پروفیسرز کے نام اور عرصہ تعیناتی کیا ہے؟

(ج) کیا مذکورہ post پر تمام تعیناتیاں ہو چکی ہیں یا کوئی post خالی بھی ہے، اگر ہاں تو کتنی پوسٹیں کب سے خالی ہیں حکومت انہیں Fill کرنے کا کب تک ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 19 نومبر 2009 تاریخ ترسیل 4 جنوری 2010)

جواب

وزیر صحت

(الف) اس وقت سروسز ہسپتال میں پروفیسر آف میڈیسن کی 4 اسامیاں موجود ہیں۔

(ب)

نام	تاریخ تعیناتی
فیصل مسعود	1-4-2004
ڈاکٹر آفتاب محسن	13-20-2011
ڈاکٹر عزیزالرحمن	28-09-2005

(ج) پروفیسر آف میڈیسن کی ایک پوسٹ حال ہی میں مذکورہ ہسپتال میں ڈاکٹر مطیع

اللہ مطیع کی ٹرانسفر کی وجہ سے خالی ہوئی ہے جس کو پر کرنے کیلئے جلد ہی

requisition پنجاب پبلک سروس کمیشن کو بھیجی جا رہی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 21 جنوری 2012)

پنجاب کے میڈیکل کالجوں میں سپرنٹنڈنٹ اور ایڈمن آفیسرز کی منظور شدہ اسامیاں و دیگر تفصیلات

4890: ملک محمد عامر ڈوگر: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب کے میڈیکل کالجوں میں سپرنٹنڈنٹ اور ایڈمن آفیسرز کی کل کتنی منظور شدہ اسامیاں ہیں ان میں سے کتنی خالی ہیں اور یہ کب سے خالی چلی آرہی ہیں اور کیوں ؟

(ب) مذکورہ خالی اسامیوں کو کب تک پر (Fill) کر دیا جائے گا؟

(ج) پنجاب کے ان میڈیکل کالجوں میں دیگر کلیریکل سٹاف گریڈ 1 تا 17 کی اسامیوں پر آخری دفعہ کب ترقیاں کی گئیں اب کب تک محکمہ ان اسامیوں پر ترقیاں دینے کا ارادہ رکھتا ہے، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں ؟

(د) چھوٹے ملازمین کی ترقیوں کے لئے سابقہ ڈی پی سی کب ہوئی، آگاہ فرمائیں ؟

(تاریخ وصولی 14 نومبر 2009 تاریخ ترسیل 15 دسمبر 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) اس وقت پنجاب کے میڈکل کالجوں میں ایڈمن آفیسر کی کل منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 20 ہے-اس میں سے 18 پوسٹیں خالی ہیں-ایڈمن آفیسر کی خالی اسامیاں مختلف اوقات میں ملازمین کی ریٹائرمنٹ کی وجہ سے خالی ہوئی ہیں-ایڈمن آفیسر کی پوسٹ کو پر کرنے کے لئے سپرنٹنڈنٹ حضرات کو ترقی دے کر بطور ایڈمن آفیسر تعینات کیا جاتا ہے-اس وقت پنجاب کے میڈیکل کالجوں میں سپرنٹنڈنٹس کی 47 اسامیاں منظور شدہ ہیں-جن میں سے 8 اسامیاں خالی ہیں-سپرنٹنڈنٹس کی خالی اسامیوں کو بذریعہ ڈیپارٹمنٹل پروموشن کمیٹی پر کیا جاتا ہے-

(ب) ایڈمن آفیسر کی اسامیوں کو بذریعہ ترقی پر کرنے کیلئے DPC کی میٹنگ 6 فروری بروز سوموار طلب کی گئی ہے۔(کاپی "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

سپر نٹنڈ نٹس کی خالی اسامیوں کو پر کرنے کیلئے بھی ڈیپار ٹمنٹل پر وموشن کمیٹی منعقد کرنے کیلئے چٹھی لکھ دی گئی ہے۔(کاپی "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔

(ج) تمام اداروں میں اسامی خالی ہونے پر دفتری قواعد وضوابط کے بعد ڈیپار ٹمنٹل پر وموشن کمیٹی منعقد کی جاتی ہے اس سلسلے میں آخری ڈیپار ٹمنٹل پر وموشن کمیٹی شیخ زید میڈیکل کالج / ہسپتال میں مورخہ 11-11-26 میں ہوئی ہے۔

(د) تمام اداروں کو خالی اسامیوں کیلئے ڈیپار ٹمنٹل پر وموشن کمیٹی منعقد کرنے کیلئے خط لکھ دیا گیا ہے، ڈیپار ٹمنٹل پر وموشن کمیٹی کی سفارش پر قواعد وضوابط کی کارروائی کے بعد مارچ 2012 تک پر کر دی جائیں گی۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 21 جنوری 2012)</u>

<u>پنجاب کے ہسپتالوں میں سپر نٹنڈنٹ / ایڈ من آفیسر ز کی منظور شدہ اسامیاں ودیگر تفصیلات</u>

4891: <u>شیخ علاؤالدین:</u> کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) پنجاب کے ہسپتالوں میں سپر نٹنڈنٹ اور ایڈ من آفیسر ز کی کل کتنی منظور شدہ اسامیاں ہیں ان میں سے کتنی خالی ہیں اور یہ کب سے خالی چلی آرہی ہیں اور کیوں؟

(ب) مذکورہ خالی اسامیوں کو محکمہ کب تک پر کر دے گا؟

(ج) پنجاب کے ان ہسپتالوں میں گریڈ ایک تا 17 اور دیگر کلیریکل سٹاف کی اسامیوں پر آخری دفعہ کب ڈی پی سی (DPC) ہوئی؟

(د) مذکورہ اسامیوں کے لئے جو چھوٹے ملازمین عرصہ دراز سے پر وموشنز / ترقیوں کے انتظار میں بیٹھے ہیں ان کو آئندہ کب تک پر وموٹ کر دیا جائے گا، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 14 نومبر 2009 تاریخ ترسیل 15 دسمبر 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) اس وقت پنجاب کے بڑے ہسپتالوں میں ایڈمن آفیسر کی کل منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 20 ہے اس میں سے 18 پوسٹیں خالی ہیں جبکہ پنجاب کے تمام بڑے ہسپتالوں ،ڈائریکٹوریٹ اور ای ڈی اوز محکمہ صحت کے دفاتر میں سپر نٹنڈنٹس کی کل 85 اسامیاں منظور شدہ ہیں جن میں سے 21 اسامیاں خالی ہیں۔

ایڈمن آفیسر کی اسامیاں مختلف اوقات میں ملازمین کی ریٹائرمنٹ کی وجہ سے خالی ہوئی ہیں ۔ایڈمن آفیسر کی پوسٹ کو پر کرنے کیلئے سپر نٹنڈنٹ حضرات کو ترقی دے کر بطور ایڈمن آفیسر تعینات کیا جاتا ہے سپر نٹنڈنٹس کی خالی اسامیوں کو بذریعہ ڈیپارٹمنٹل پروموشن کمیٹی پر کیا جاتا ہے۔

(ب) ایڈمن آفیسر کی اسامیوں کو بذریعہ ترقی پر کرنے کیلئے DPC کی میٹنگ 6 فروری بروز سوموار طلب کی گئی ہے۔(کاپی "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

سپر نٹنڈنٹس کی خالی اسامیوں کو پر کرنے کیلئے بھی ڈیپارٹمنٹل پروموشن کمیٹی منعقد کرنے کیلئے چٹھی لکھ دی گئی ہے۔(کاپی "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔

(ج) تمام اداروں میں اسامی خالی ہونے پر دفتری قواعد و ضوابط کے بعد ڈیپارٹمنٹل پروموشن کمیٹی منعقد کی جاتی ہے اس سلسلے میں آخری ڈیپارٹمنٹل پروموشن کمیٹی شیخ زید میڈیکل کالج / ہسپتال میں مورخہ 11-11-26 میں ہوئی ہے۔

(د) تمام اداروں کو خالی اسامیوں کیلئے ڈیپارٹمنٹل پروموشن کمیٹی منعقد کرنے کیلئے خط لکھ دیا گیا ہے،ڈیپارٹمنٹل پروموشن کمیٹی کی سفارش پر قواعد و ضوابط کی کارروائی کے بعد مارچ 2012 تک پر کر دی جائیں گی۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 21 جنوری 2012)</u>

تحصیل ہسپتال بھاگٹانوالہ سرگودھا کی تفصیل

4897: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل ہسپتال بھاگٹانوالہ ضلع سرگودھا کی عمارت ابھی تک نامکمل ہے اور اس کا Internal اور External کام مع واٹر سپلائی کے پائپ لائن فٹنگ اور رہائشی کوارٹرز کا کام ادھورا پڑا ہے اور ٹھیکہ دار کام چھوڑ کر بھاگ گیا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو اس اہم منصوبہ کا کام ادھورا چھوڑنے اور غفلت کے ذمہ دار افسران اور اہلکاروں کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے؟

(ج) مذکورہ کام کب تک مکمل ہو گا اور ہسپتال کب تک Functional ہو جائے گا؟

(تاریخ وصولی 14 نومبر 2009 تاریخ ترسیل 17 دسمبر 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) تحصیل لیول ہسپتال کی عمارت مکمل ہے اور عملے نے بھی شفٹ ہو کر کام کرنا شروع کر دیا ہے۔ رہائشوں میں چار عدد کوارٹرز (BS-1-10) مکمل ہیں اور سٹاف رہائش پذیر ہے۔ دو عدد ڈاکٹرز رہائشیں انڈر فنشنگ ہیں۔ Internal اور External اور واٹر سپلائی کے پائپ لائن فنشنگ کا کام بقایا ہے، حکومت نے بقایا کام کی تفصیل طلب کر لی ہے جس کے مطابق فنڈز مہیا ہوں گے۔

(ب) فنڈز کی فراہمی بذریعہ سکیم نمبری 2007-08/567 تک جاری رہی ہے اور عمارت کی تعمیر پر 16.391 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں۔ پراونشل بلڈنگز ڈویژن سرگودھا کی چٹھی کے مطابق فنڈز کی فراہمی 2007-08 تک جاری رہی، فنڈ کے مطابق ہسپتال کی مرکزی عمارت مع چار عدد سٹاف کوارٹرز کی تکمیل ہو چکی ہے اور عملے نے شفٹ ہو کر کام کرنا

شروع کر دیا ہے-بقیہ کام فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے مکمل نہ ہو سکا اور کچھ کام فنشنگ بقایا رہ گیا ہے-

(ج) حکومت پنجاب محکمہ صحت نے Incomplete / Unfunded سکیم 2011-12 میں تحصیل لیول ہسپتال بھاگٹانوالہ ضلع سرگودھا کا بقایا کام مکمل کرنے کے لئے فنڈز کی تفصیل طلب کی ہے جو کہ ای ڈی او (صحت) سرگودھا کی چٹھی نمبری P&D/18330 بتاریخ 6-08-11 کے تحت بقایا رقم 1.171 ملین روپے کے فنڈز مہیا کرنے کے لئے لکھ دیا گیا ہے (کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)-حکومت پنجاب محکمہ صحت نے چٹھی نمبری P&E–II/4–1/11–12/Unfunded بتاریخ 8-09-11 کے تحت P&D ڈیپارٹمنٹ لاہور کو فنڈز مہیا کرنے کے لئے لکھ دیا ہے جو نہی رواں مالی سال 2011-12 میں فنڈز مہیا ہوں گے تو محکمہ تعمیرات دو ماہ کے اندر بقایا کام مکمل کرلے گا-کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے-

(تاریخ وصولی جواب 21 جنوری 2012)

لاہور کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی میں چار شعبوں کی کمی کا مسئلہ

4918: ڈاکٹر سامیہ امجد: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی کی انتظامیہ کی عدم توجہ کے باعث آغاز سے لیکر آج تک 4 شعبوں از قسم نفرالوجی، انڈولرینالوجی، گیسٹروانٹرالوجی اور ہیوماٹالوجی کے بغیر ہی یونیورسٹی چل رہی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پروفیسرز کی کمی کے باعث پوسٹ گریجوایٹ ڈاکٹرز کو ٹریننگ کے لئے شیخ زید، جنرل ہسپتال، جناح ہسپتال اور دیگر ہسپتالوں میں بھیج دیا جاتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ یونیورسٹی کے ساتھ میو ہسپتال میں وارڈز کی عدم موجودگی میں سینکڑوں مریضوں کو روزانہ پرائیویٹ ہسپتالوں میں علاج کروانا پڑتا ہے؟

(د) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کب تک مذکورہ شعبے کام شروع کریں گے مکمل تفصیل سے ایوان کو مطلع کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 17 نومبر 2009 تاریخ ترسیل 4 جنوری 2010)

جواب

وزیر صحت

(الف) یہ درست نہ ہے بلکہ یہ چار شعبے پہلے ہی یونیورسٹی ہذا میں کام کر رہے ہیں۔ تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ شعبہ نفرالوجی (Nephrology Department)

اس شعبہ کی بنیاد 2007ء میں رکھی گئی۔ اس شعبہ کے سربراہ ڈاکٹر محمد انیس، اسسٹنٹ پروفیسر ہیں جو کہ اس شعبہ میں اعلیٰ تعلیم یافتہ اور اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کے سپروائزر ہیں۔ پاکستان کے اعلیٰ طبی تعلیم کے ادارے کالج آف فزیشنز نے باضابطہ ان کی نامزدگی کی ہے۔ اس وقت شعبہ میں 21 ڈائیلائسس مشینیں کام کر رہی ہیں جن سے سالانہ چودہ ہزار سے زائد مریضوں کا ڈائیلائسس کیا جاتا ہے۔ ہفتہ میں تین دن آؤٹ ڈور میں مریضوں کا معائنہ کیا جاتا ہے۔ اور شعبہ یورالوجی کے دونوں یونٹوں میں مریضوں کو داخل کیا جاتا ہے۔

2۔ گیسٹرو انٹرالوجی (Gastroenterology Department)

پاکستان میں پہلی دفعہ 1974 میں اس ادارے کے میڈیکل وارڈ نے گیسٹرو وسکوپی شروع کی۔ تقریباً 400 سے زائد مریضوں کی ہر ماہ گیسٹر سکوپی کی جاتی ہے۔ جو کہ ایک اعزاز ہے حال ہی میں ایک کروڑ 10 لاکھ روپے کی لاگت سے ویڈیو اینڈو گیسٹر وسکوپ بھی نصب کی گئی ہے جس سے مریضوں کو جدید ٹیکنالوجی کے مطابق تشخیص اور علاج معالجہ کی سہولت میسر ہوگی۔ اور نوجوان ڈاکٹرز اور پوسٹ گریجویٹ ڈاکٹرز کو جدید ٹیکنالوجی سے آگاہی ہوگی۔ اس شعبہ کے مریضوں کو شعبہ میڈیسن کے چاروں وارڈز کے پروفیسر ہفتہ میں چھ دن آؤٹ ڈور میں

چیک کرتے ہیں۔اور وارڈز میں داخل کرتے ہیں۔اس وقت اس شعبہ میں 8 ڈاکٹر ایم۔ڈی (MD) اور 30 ڈاکٹر زایف۔سی۔پی ایس (FCPS) کی ٹریننگ حاصل کر رہے ہیں۔

3۔ شعبہ اینڈوکرینالوجی (Endocrinology Department)

بنیادی طور پر اس شعبہ کا تعلق شوگر کی بیماری سے ہے شعبہ طب میں ملک میں پہلا شوگر کلینک (Diabetic Clinc) 1967 میں میو ہسپتال کے آؤٹ ڈور میں قائم کیا گیا جو ابھی تک شوگر کے مریضوں کی تشخیص، علاج معالجہ اور فالواپ کی سہولت مہیا کر رہا ہے۔ یہ شوگر کلینک شعبہ میڈیسن کے سینئر پروفیسرز اور سٹاف کی زیر نگرانی کام کر رہا ہے

۔اگر ضرورت ہو یا پیچیدگی کی صورت میں مریضوں کو چاروں میڈیکل وارڈز میں داخل کیا جاتا ہے۔تقریباً 2600 مریض ماہانہ اس شوگر کلینک میں چیک کروانے آتے ہیں۔ ہر ماہ 1500 سے زائد مریضوں کے فری ٹیسٹ اور 2200 مریضوں کو انسولین مفت مہیا کی جاتی ہے۔ڈاکٹروں کی کثیر تعداد اس شعبہ میں پروفیسر مشتاق ہارون کی زیر نگرانی ریسرچ کر رہی ہے۔

4۔ شعبہ رہیوماٹالوجی (Rheumatology Department)

شعبہ میڈیسن کے چاروں وارڈز سینئر پروفیسرز کی زیر نگرانی اس شعبہ کے مریضوں کو چیک کرتے ہیں اور بوقت ضرورت داخل بھی کرتے ہیں۔ ڈاکٹروں کی کثیر تعداد اس شعبہ میں پروفیسر مشتاق ہارون کی زیر نگرانی ریسرچ کر رہی ہے۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ حکومت پنجاب، یونیورسٹی اور میو ہسپتال کی انتظامیہ مریضوں کو زیادہ علاج معالجہ کی سہولت مہیا کرنے اور ان کی بہبود کے لئے کوشاں ہے۔

(ب) یونیورسٹی ہذا میں پروفیسرز کی 49، ایسوسی ایٹ پروفیسرز کی 58 اور اسسٹنٹ پروفیسرز کی 94 سیٹیں منظور شدہ ہیں۔یونیورسٹی مذکورہ میں 39 پروفیسرز، 35 ایسوسی ایٹ پروفیسرز اور 74 اسسٹنٹ پروفیسرز اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ لہذا کوئی بھی

پوسٹ گریجویٹ ڈاکٹر ٹریننگ کے لئے پروفیسرز کی کمی کے باعث دیگر ہسپتالوں / کالجوں میں نہ جاتے ہیں۔

(ج) یہ غلط ہے۔

(د) مذکورہ شعبے پہلے سے ہی کام کر رہے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 18 اکتوبر 2011)

لاہور **مقصود احمد ملک**

22 جنوری 2012 **سیکرٹری**

بروز منگل مورخہ 24 جنوری 2012 محکمہ صحت کی فہرست نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات مع نام اراکین اسمبلی

نمبر شمار	نام رکن اسمبلی	سوالات نمبر
1	میاں نوید انجم	2555-2554
2	محترمہ نگہت ناصر شیخ	3049-3039
3	چوہدری محمد اسد اللہ	3998-3723
4	خواجہ محمد اسلام	3934-3842
5	سردار خالد سلیم بھٹی	3916-3914
6	محترمہ سیمل کامران	4053-4042
7	رانا آصف محمود	4067-4066
8	محترمہ طلعت یعقوب	4144
9	چوہدری عرفان الدین احمد	4528
10	ملک محمد عباس راں	4543-4542
11	جناب شیخ علاؤالدین	4891-4589
12	ڈاکٹر محمد اشرف چوہان	4598-4597
13	انجینئر قمرالسلام راجہ	4605-4602
14	محترمہ نسیم لودھی	4688-4673
15	طاہر محمود ہندلی	4767
16	محترمہ ثمینہ نوید	4812
17	چوہدری ظہیر الدین خان	4832
18	محترمہ انجم صفدر	4852

4890	ملک محمد عامر ڈوگر	19
4897	عامر سلطان چیمہ	20
4918	ڈاکٹر سامیہ امجد	21